

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آہ لطف اللہ خدا کا لطف سقا مخلوق پر
شوئی قسمت ہماری آج وہ رخصت ہوا

عشق رسول ﷺ

علمائے حق سے

شہید فی سبیل اللہ حضرت مولانا قاری لطف اللہ صاحب رحمہ

بریلوی ملاح اول کا ایمان

از

حضرت مولانا محمد ضیاء الفتاحی صاحب فیصل آباد

ناشر

مکتبہ سوادِ اعظم اہلسنت والجماعت لاہور

عشق رسولؐ

علیؑ کے حق

کفر کی شین

آج کل جبکہ ہمارے محبوب ملک پاکستان کی سرحد است پر کفرستان کی فوجوں نے ڈیرہ چار کتا ہے اور سینکڑوں قومی و ملی اور معاشی مسائل سے قوم محرومی ہے بعض متصادفی قسم کے خطرناک نیم ملاؤں اور جلوہ خور مولویوں نے بجائے اس کے کہ ایسے نازک ترین وقت میں قوم کے سامنے کوئی تعمیری لائحہ عمل رکھتے اور کتاب و سنت کی روشنی میں مسلمان قوم پر رحم کرتے ہوئے کسی بنیادی پروگرام کی دعوت دیتے اپنی پرانی دقیانوسی عادت کے مطابق کفر کی شین رگڑا رکھیں ہے اور اپنے سوائام مسلمانوں کو خصوصاً علماء و لوہند سے نسبت رکھنے والوں کو کافرا، دہائی، رکابی اور خدا جانے کیا کیا کہا جا رہا ہے۔ مولود شریف کے بھانے لوگوں کو بلا کر وسیع پیمانہ پر اختلاف پیدا کرنے کے لئے قوم کا رویہ اور وقت ضائع کیا جا رہا ہے تاکہ بقول حال ہجوم سے رہے اہل قبلہ میں جنگ ایسی باہم کہ دین خدا پر ہنسنے سارا عالم

عشق رسولؐ کا نعرہ

اور پھر کہاں یہ ہے کہ عشق رسولؐ کا ہی نعرہ لگا کر رسولؐ پاکؐ کی امت کے ٹکڑے کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے چونکہ موجودہ مسلمان خواہ وہ کتنے ہی گنہگار ہوں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت اور محبت رکھتے ہیں اس لئے بے خبر لوگوں کے جذبات سے کہلتے ہوئے قوم کے یہ نااہل ملاں اپنے مخالفین کو بدنام کرنے کے لئے خود عاشق رسولؐ اور دوسروں کو نفوذ باللہ گستاخ رسولؐ بتلاتے ہوئے اپنا اتوسیدھا کرتے ہیں۔ حالانکہ ادنیٰ درجہ کا گنہگار مسلمان بھی حضور علیہ السلام پر قربان ہونا اور آپ کے ناموس پر پہرہ داری میں جان چھڑکنا اپنا اولین فریضہ سمجھتا ہے اور ہر وقت کہتا ہے:-

سے نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی

مگر میں باوجود ان کے مسلمان ہو نہیں سکتا

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ شریک کی عزت پر

خدا شہد ہے کمال میرا ایماں ہو نہیں سکتا (ظفر علی خاں)

ناموس رسالت اور علمادیو بند | باخبر لوگ جانتے ہیں کہ ناموس رسالت

کے میدان میں اکابرین دیوبند اور ان کے خدام سب سے آگے رہتے ہیں جب کسی وریدہ دہن کا فر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کی تعلیمات پر جو اس کی توان علماء حق نے ہر طرح مدافعت کی۔ غازی علم الدین شہید اور دوسرے شیعہ رسالت پر قربان ہو کر نیواسے پردانوں کی تائید میں جو کچھ ہو سکا کیا۔ آنحضرتؐ فداہی والی کی شخصیت اور ممتاز صفت ختم نبوتؐ کیلئے جو کچھ ان حضرات نے کیا اور جو کچھ حضرات کر رہے ہیں قوم کے بڑے مکملے طبقوں سے منفی نہیں۔

قادیانیوں جیسی منظم اور ہوشیار پارٹی سے نکل لینا کوئی معمولی کام نہیں تھا اور پھر قادیانیوں کے سب سے بڑے سرپرست اور روحانی باپ انگریز سے بغاوت کرنا اور اس سلسلہ میں قید و بند کی صعوبتیں، جلا وطنی، بلکہ پھانسی تک کی سزا میں ثابت

قدی کسی مہولی ایمان واسے آدمی کا کام نہیں تھا۔ جب ترکستان کے مسلمانوں پر انگریز بے پناہ مظالم ڈھارہا تھا، جب سمرنا کی بیٹیوں کی عصمت دری انگریز کے ہاتھوں اسی طرح ہو رہی تھی جس طرح مشرقی پنجاب میں سکھوں کے ہاتھوں سے ہوئی اور جب کہ بعض قبر پرست، ہمیشہ در پیر اپنے سفید آقا کو خوش کرنے کے لئے تعویذ لکھ کر فوجی بھرتی کے قوت دے رہے تھے۔

ترک لکھو مسلمانوں پر کفر کے قوتے لگا رہے تھے۔ اسوقت حضرت شیخ الہندؒ کا اپنے احباب سمیت ثابت قدم رہتے ہوئے مالٹا کی اسارت کو قبل کرنا کوئی ایسی قربانی نہیں جسے نظر انداز کیا جاسکے۔ ملی میدان کے علاوہ تبلیغی، تعمیری اور تصنیفی میدان میں علماء دیوبند کی سبقت اور پیش قدمیت خدمت اہل علم سے مخفی نہیں۔ بخاری شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، مسلم شریف، موطا مالک، مشکوٰۃ شریف کے شرح و حواشی عربی میں لکھ کر جامعہ ازہر دینہ منورہ، قسطنطنیہ کے بڑے بڑے علماء و مشائخ سے خراج تحسین حاصل کرنا انہی مساعداؤں کا حصہ تھا کیا صحیح مسلم کی ضخیم ترین شرح عربی فتح العلم مصنفہ شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ دیوبندی اور بذیل الجہود شرح ابوداؤد کی نظیر اسوقت کے بڑے بڑے بین الاقوامی ادارے پیش کر سکتے ہیں؟

خدمت حدیث کے علاوہ ان حضرات کی عملی شان کا پتہ کرنا ہر تو حجاز و مصر، عراق و شام کے مسلم اکابرین سے دریافت کر دو۔ ہم نے دارالعلوم دیوبند کے احاطہ میں اپنی آنکھوں سے مصری، ترکی اور حجازی طلباء کو دیکھا ہے جو ہندوستان میں علماء دیوبند کی شہرت سن کر علم حدیث و تفسیر کی تحصیل کیسے جوق درجوق آتے ہیں۔ اور اس حشر و علوم نبوت سے سیراب ہو کر دعائیں دیتے ہوئے جاتے ہیں۔ خدمت حدیث کے علاوہ فقہ حنفی کی ٹھوس علمی خدمت بھی انہی حضرات نے کی ہے، بریلوی ملاں حقیقت اور مشرق رسولؐ کے اپنے اپنے دعووں کے باوجود حدیث اور فقہ کی علمی خدمت سے پوری طرح محروم رہے۔ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الادب الفقه حضرت مولانا اعجاز علی صاحب نے فقہ حنفی کی اکثر کتب مثلاً شرح نقایہ، کنز الدقائق، قدوری، نور الایضاح کے حواشی عربی میں قلمبند فرما کر فقہ حنفی کے طلباء پر احسان

عظیم فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ آثارِ سن، اعلیٰ السن، جیسی بلند پایہ تصنیفات سے بس قدر ندرت کی خدمت کی گئی اہل علم پر معنی نہیں!

جہاں کے مہربانوں کا حال | بریلویوں کا حال اس کے بالکل برعکس ہے یعنی علمی تصنیفی میدان میں صفر! باوجود لمبے چوڑے محبت رسول کے دعووں کے اس پارٹی کے کسی رکن کو کتب احادیث میں سے کسی کتاب کی عربی تو درکنار اردو شرح سمجھنے کا بھی شرف حاصل نہ ہوا اور عملی میدان میں ایسے پیچھے رہتے ہیں کہ آج تک کسی اجتماعی اور تعمیری کام میں مقام نہ پیدا کر سکے۔ ان مسلمانوں کو کافر، واپی، بھدی اور خدا جانتے کیا کچھ بتانے کیلئے رسائل بھی لکھتے ہیں، اشتہارات بھی چسپاں کرتے ہیں۔ اور جگہ جگہ اس سے بڑے واسے مسلمانوں میں سرچھٹل کرانا خوب جانتے ہیں بلکہ اپنی پوجہ تو بجز علم غیب وغیرہ کی بحثوں میں قوم کو الجھانے کیلئے کسی سیاسی، اقتصادی یا معاشی مسئلہ پر نہ کچھ لکھ سکے اور نہ ہی ان مسکینوں میں آج تک ایسا استعداد پیدا ہو سکی۔

کچھ اور خدمات | اس کے علاوہ یہ حضرات قوم کی کچھ اور خدمات بھی سرانجام دیتے رہتے ہیں اور دراصل انہی قومی خدمات کے صدر سے دوچار ہو کر سارا شور و غوغا کرتے ہیں وہ خدمات بطور نمونہ حسب ذیل ہیں۔

- ① جاہل مریدوں سے نذرانے وصول کرنا۔
- ② ہر جگہ اختلافی مسائل کو خوب ہوا دے کر دعوت دینے والوں سے باقاعدہ فیس وصول کرنا۔ تاکہ شک پر درسی کے ذرائع زیادہ سے زیادہ پیدا ہوں۔
- ③ مخالف جس مسئلے پر نبیؐ اے خدا آدھلانا۔
- ④ تلاوت قرآن مجید کی نسبت گانے بجانے کو زیادہ وقت دینا۔
- ⑤ بڑے بڑے چوہدریوں کی چار پائٹیوں کے گرداگرد قرآن شریف پھا کر ان کے گاہ بخشنا۔

- ⑥ جنازہ اور موت کے جاہلانہ رسومات کو عین اسلام بتانا کہ وصول میں فرق نہ آئے
- ⑦ مولود شریف کی مجلس میں حاضرین کو درود شریف کا حکم دیکر خود کھڑے کھڑے اردودہ ہڑپ کرنے کی خدمت نبجالانا۔

۵) اپنے مخصوص مدارس میں نوجوانان قوم کی علمی تربیت اور ان میں فنی قابلیت پیدا کرنے کی بجائے انہیں شعر و خان کی طرف لگا کر آوارہ بنانا اور چند مخصوص مسائل رٹوا کر انہیں کسی دوسری جگہ امام مسجد گوانا اور اس طرح خود استاد العلماء بننے کی خواہش پوری کرنا۔

۹) بے پردہ خواتین سے خلوت میں بیعت کر لینا اور انہیں زینہ اولاد و بختنا۔

۱۰) بزرگوں کی کرامات اور قصوں سے مسائل شرعیہ پر استدلال کرنا۔

تلاک عشرۃ کاملہ

برادران اسلام

کیا کس اور اسلامی ملک میں بھی یہ وہابی جنٹی کے جھگڑے اور عظیم غیب وغیرہ کی رنجشیں ہوتی ہیں یا کہ یہ شرف صرف اسی ملک کو حاصل ہے۔ جہاں تقریباً پوری ایک صدی انگریزوں نے ڈیرہ جھانے رکھا اگر اور کسی ملک میں یہ جھگڑے نہیں اور یقیناً یقیناً نہیں تو پھر کیا میں یہ رائے لکھنے میں حق بجانب نہیں ہوں کہ ان تمام فضول قسم کے جھگڑوں کی ذمہ داری اسی سفید آقا پر عائد ہوتی ہے جس کی حکومت کا سنگ بنیاد لڑاؤ اور حکومت کرو کی حکمت عملی پر رکھا گیا اور کیا میں یہ نہ کہوں کہ جبہ و دستار کے پردہ میں اسی عیار آفاقی ملک حلالی کا حق ادا ہو رہا ہے جس نے بغداد و اہل عراق کو ترکستان پر ماتہ سات کیا اور اب بھی مصر و ایران کو ترلقہ بنانے کی فکر میں ہے۔

سہ اند کے باوجود گفتہ و بدل ترسیدم
کہ دل آزرہ شرمی و گرنہ سخن بسیار است

کانگریسیت کا آخری حربہ | ہمارے یہ مخصوص کرم فرما تعلیم یافتہ حضرات کو علماء و حق

سے برگشتہ کرنے کیسے پہنچل ایک نیا حربہ استعمال کرتے ہیں اور وہ کانگریسی ہونے کا حربہ ہے لیکن دوستوں کو غلطی نہ ہواؤں تو یہ ایک سیاسی نظریہ تھا جس کا مذہب

یا اعتقاد سے کوئی دُور کا واسطہ بھی نہیں اور پھر پاکستان میں رہ کر کالگوسی ہونیکا
 کوئی احمق ہی مدعی ہو سکتا ہے نیز سب علماء دیوبند نے متفقہ طور پر ہرگز ہرگز
 اس نظریہ کو قبول نہیں کیا تھا۔ کون نہیں جانتا کہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندیؒ
 حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ مفتی محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند، مولانا ظفر
 مفتی محمد حسن امرتسری جیسے جلیل القدر ذمہ دار علماء و مشائخ نے ڈٹ کر آخر دم تک
 کانگریس کی مخالفت اور مسلم لیگ کا بھرپور ساتھ دیا بلکہ علامہ عثمانی علیہ الرحمہ تو قائد اعظم
 کے دست راست ثابت ہوئے اسی وجہ سے قوم اور حکومت پاکستان کی نظر میں
 علیٰ رغم الف الحادین جو وقعت مولانا مرحوم کی تھی وہ کسی مولوی یا پیر کی نہ ہو سکی۔

سے این سعادت بزورِ باز و نیست
 تانہ بخشند خداے بخشندہ

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کو حکومت پاکستان نے شیخ الاسلام کہا، اُن کی
 رہنمائی کو قابلِ فخر سمجھا، قوم کے محبوب قائد اعظم کی نماز جنازہ آپ ہی نے پڑھائی
 اور تمام مسلمانوں نے آپ کی اقتداء کر کے آپ کی عظیم شخصیت کا علیٰ اعتراض کیا۔

بریلویت عیسائیت کے روپ میں

ہمارے ان مخصوص کرم فرماؤں نے دین اسلام کو عیسائیت کی طرح ایک
 کھلونا بنا رکھا ہے۔ عشق اور محبت کے پرشے میں شریعت اسلام کو مسخ کرتے
 ہوئے عیسائیت کو بھی مات کر جاتے ہیں۔ قبر پرستی کی دعوت دینا، مخلوق کو
 خالق کا درجہ دینا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایسا غلو کہ آپ کو
 نفوذ باللہ مقام رسالت سے اٹھا کر مقام الوہیت تک لے جانا اور بزرگانِ دین
 کی شان میں ایسا رافضانہ مبالغہ کہ انہیں مقام ولایت سے مقام رسالت تک
 پہنچانا ان حضرات کے دائیں ہاتھ کا کہ تب ہے۔ اس عیسایانہ افراط کے
 چند نمونے قابلِ ملاحظہ ہیں۔ ایک پیر بدست فرماتے ہیں :-

سے چاچہ شہر مدینہ دسا کوٹ مٹھن بیت اللہ
 ظاہر دے دچ پیر فریدن باطن دیوچ اللہ

ایک دوسرے عال صاحب گوہر افشاں ہیں۔
 سے اشرفی احمد غنت رہنے بیٹے ہیں
 عرش پر ایز و غفار بنے بیٹے ہیں
 ایک تیسرے صاحب برے۔

سے وہی جو ستی عرش تنہا خدا ہو کر
 اُتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہرگز
 ایک چوتھے بُدھرمیاں کل سنو۔

سے پروفہ انسان میں آکر خود دکھانا سقا جمال
 رکھ لیا نام محمد تاکہ رسوائی نہ ہو
 پانچویں احمد رضا خانی صاحب جہوم کفر ماتے ہیں۔

سے یہ دُعایے یہ دُعایے یہ دُعایے
 تیرا اور سب کا خدا احمد رضا!

میری حالت آپ پر ہے عیاں
 آپ سے کیا ہے چُھپا احمد رضا!
 (حوالہ نفۃ الروح)

علی پر رسالہ "الانوار الصوفیہ" کے انوارات بھی قابلِ مطالعہ ہیں۔ پیر صاحب
 سے مخاطب ہو کر مرید بھی گویا ہوئے۔

سے خود ملک ملک پر فرش پر زمیں پہ تیرے
 خادم ہیں دست بستہ چاروں کتاب دالے

سے تم ہو غنت اردو عالم رافع رنج و بلا
 دین و دنیا میں شاہ ہے بادشاہی آپ کی

سے فرشتے تیرے چاہ سے سیراب ہو کر
 کہے جارہے ہیں جماعت علی شاہ

ہر گز ستائیں گے کھیرین لحد میں شاہ
 ان کو دکھلاؤں گا اس وقت صورت تیری
 نعوذ باللہ من ذلک هذه الخرافات ان اللہ وانا الیہ راجعون !
 سے اے بسرا پردہ شیرب بخواب
 کہ شد مشرق و مغرب خراب

بریلوی مشن "یہودیت" کے نقش قدم پر !

ایک طرف یہ افراط دوسری طرف تقریط کرتے ہوئے یہ حضرات یہودیت کے رستہ پر ایسے گامزن ہوتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ چنانچہ بریلوی مشن کے بانی اڈل مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی اپنے ایک پیر مہائی کی خوشبو کو روضہ نبوی کی خوشبو سے تشبیہ دیتے ہوئے تو زمین رسول سے شرا تے نہیں۔ ان کی عبارت یہ ہے "جب ان کا انتقال ہوا تو میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اڑا تو مجھے بلامبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی مرتبہ روضہ النور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے آئی تھی" (دیکھو ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۲۵)

منہجی بزرگو! دیکھا اس حشوق رسول کے مدعی نے اپنے پیر مہائی کی خوشبو سے تشبیہ دیکر کس طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ دنیا بھر کی گستاخیاں اور عطریات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کے ایک قطرہ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ پسینہ تو کیا ادنیٰ سے ادنیٰ چیز حتیٰ کہ خاک کو آنحضرت سے نسبت ہو جائے تو وہ عرش الہی سے بڑھ جاتی ہے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں واضح طور پر مدلل حقیقت کا اظہار فرمایا ہے۔ (دیکھو آب حیات وغیرہ)

اعتدالی راہ | علماء حق نے اس افراط تقریط سے الگ ہو کر جس انداز سے
 اسلام کی صحیح تصویر پیش کی ہے اُسی کو دیکھ کر تعلیم یافتہ طبقہ کا رجحان ان کی طرف

ہوا۔ علماء حق خدا کو خدا تعالیٰ اور رسول کو رسول، صحابی کو صحابی، ولی کو ولی ہی کے مقام پر رکھتے ہیں اور سب کا اعلیٰ قدر مراتب احترام بجالاتے ہیں اور کسی کی شان میں ہرگز ہرگز اونٹنی درجہ کی گستاخی بھی نہیں ہونے دیتے۔ ان کے متعلق یہ پڑھیں گے کہ نفوذ باللہ وہ حضور پاک کی بے ادبی کرتے ہیں بہت بڑا جھوٹ یا ان کے حالات اور تصانیف سے جہالت اور ناواقفیت ہے۔ ان کی جن عبارات کو توڑ مروڑ کر بعض چالاک اور پیشہ ور ٹائپسٹیشن کرتے ہیں ان کے جوابات ایک دفعہ نہیں بلکہ سینکڑوں دفعہ دیئے جا چکے ہیں۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی و سید مرتضیٰ حسنؒ اور مولانا محمد منظور نعمانی وغیرہ وغیرہ بزرگوں کی تصانیف پڑھ کر حقیقت حال سے واقفیت حاصل کیجئے۔ چند عبارات بزرگان دین کی نقل کی جاتی ہیں جس سے ان کے عشق اور محبت رسول کا انداز بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نالوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند

آپ جب سفر حج پر تشریف لیگئے تو باوجود ضعف کے مدینہ منورہ سے چند منزل قریب سواری کا اونٹ چھوڑ کر محض روضہ پاک کے احترام میں پیدل چلنے لگے جس سے آپ کے پاؤں میں زخم پڑ گئے۔

آپ نے سفر حج کے بعد میسرنگ کا جو تاساری عمر اسٹے نہ پہنا کہ روضہ اطہر دو گر مقامات مقدسہ کا رنگ سبز تھا۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان واقعات کو ”الشہاب“ میں اجمل سے نقل فرمایا ہے جن حضرات کو حضرت کے عشق رسول کو تفصیل سے معلوم کرنا ہوا انہیں مولانا کی عجیب و غریب تصانیف ”آب حیات“ قبلہ نما ”اجوبہ اربعین“ تہذیب الناس وغیرہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار جو ”تہذیب“ میں شائع ہو چکے ہیں انصاف سے ملاحظہ فرما کر بتائیے کہ یہ لوگ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ادب ہو سکتے ہیں؟

اشعار قاسمی در مدح بنی ہاشمی علیہ السلام



تو خیز کون و مکاں ز بیدہ زمین و زماں
تو بڑے گل سے گزیشل ہیں اور نیل
جہاں کے سائے کمالات ایک تہہ میں ہیں
لگتا ہمتہ نہ پتے کو اب البشر کے خدا
کہاں بلند می طور اور کہاتیری مسراج
امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں
حورہ نصیب نہ ٹھیکو اور کہاں نصیب ہے
لڑا کے باد میری شست خاک کو پس مرگ

امیر شیکر پیغمبر اس شاہ ابرار
تو نگہ دیدہ ہے اگر ہیں وہ دیدہ بیدار
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چہرہ
اگر وجود نہ ہوتا تھا را آخر کار
کھیں ہوئے ہیں زمین اور آسمان ہموار
کہ ہو سگان مدینہ میں میرا نام شہسوار
مروں تو کہا میں مدینہ کے مجد کو مورا
کہ میں ہوں اور سگان حرم کی تیرے قطار
کہے حضور کے روضہ کے اس پاس نثار

وے یہ رتبہ کہاں شست خاک فتاح کا
کہ جائے کوچہ اطہر میں بنکے تیرے عبدال

نوٹ:- بخوف طوالت چند اشعار کی نقل پر اکتفا ہو گئی، ورنہ اس قسم کے اشعار
ان دیوبند حضرت نادر قوسی رحمۃ اللہ علیہ کے بکثرت ہیں۔

حضرت مولانا رشید احمد گویا کا بے پناہ عشق رسول

○ حضرت مولانا کے ہاں جبرہ نبویہ کے غلاف کا ایک سبز رنگ کا ٹکڑا تھا جسے
آپ ہر جہاں اپنے ہاتھ سے نکال کر بطور تبرک لوگوں کو زیارت کراتے اور خود ہزاروں
آنکھوں پر ملتے کیونکہ بقول من جن چیز کو محبوب سے نسبت ہو جائے وہ بھی محبوب
بن جاتی ہے۔ پچ کہا ایک دیرانہ عشق نے کہ:-

سہ پائے سگ بوسید مجنوں خلق گفتہ ایں چہ بُو
گاہے گاہے ایں سگ بوسے کیل رفته بُو

- حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱۹ھ کو مدینہ سے حاضر خدمت ہوئے تو پوری طلباء سے فرمایا یہاں روضہ اقدس کی خاک کا ٹھنڈ بھی ساتھ لائے ہو؟ مولانا نے پیش کی تو غایت محبت سے تمام عمر آنکھوں میں بطور سر استعمال فرماتے رہے۔
- آپ کے بعض مخلصین نے مدینہ منورہ سے کپڑے ارسال کئے تو آپ نے ان کو برسی عزت سے قبول فرمایا بعض طلباء نے کہا حضرت یہ دوسرے مکوں سے بن کر جاتے ہیں تو جواب میں ارشاد فرمایا مجائی میرے آقا کے شہر مدینہ منورہ کی ان کو ہوا تو لگی ہے اس وجہ سے یہ معزز ہو گئے۔
- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کا جلا ہوا زیتون مدینہ شریف سے آیا تو آپ باوجود نزاکت طبعی کے بے تکلف خوشی سے نوش فرما گئے۔
- مسجد نبوی کے صحن کی گجروں کے چند دانے پیش کئے گئے تو سترشے زائد چلوئے کر کے عزیزوں میں بطور تبرک تقسیم فرمائے۔
- امام الاصفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مشہور منسوب جملہ "اے اللہ میں نے تیری معرفت تو پوری طرح سے حاصل کر لی ہے مگر عبادت کا حق ادا نہ کر سکا" یہ تبصرہ فرماتے ہوئے فرمایا یہ جملہ امام صاحب سے سرزد نہیں ہو سکتا۔ خدا کا مقام تو بہت بلند ہے ہم تو رسول خدا کے مقام کی بھی پوری معرفت حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت حق معرفت کجا!

زیارت روضہ رسول اور علمائے دیوبند

سراج علماء دیوبند حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی مجددت اپنی کتاب "زبدۃ الکنا" مطبوعہ جیتدہ برقی پریس دہلی صفحہ ۱۳۲ پر فرماتے ہیں:

"اب جہاں کہ زیارت روضہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل المستجابات ہے بلکہ بعض نے واجب لکھا ہے اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہوگی۔ اور فرمایا کہ جو میری زیارت کرے کو آگے اور اُس آنے میں حصہ زیارت ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو محمد پر حق ہو گا کہ میں اس کا قیامت میں شفیع ہوں اور فرمایا کہ اگر کوئی میرے

انتقال کے بعد زیارت میری قبر کی کرے تو مثل اس کے ہے جس نے حیات میں میری زیارت کی ہو پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے چاہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے ہو آئے غرض جب عزم مدینہ منورہ کا ہو تو بہتر یہی ہے کہ نیت زیارت قبر مطہرہ کی کر کے جائے اصلح اس حدیث کا ہمارے کہ جو کوئی محض میری زیارت کو آئے شفاعت اس کی مجھ پر حق ہو گئی اور جب مدینہ منورہ کو چلے تو کثرت درود شریف کی راہ میں بہت کرتا رہے، پھر جب درخت وہاں کے نظر پڑیں تو اور زیادہ کثرت کرے۔“

اس کتاب کے صفحہ ۱۴۷ میں فرماتے ہیں: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد خرافیت میں قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کئے لیٹے تسمد کر لے اور کہے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ الخ

صفحہ ۱۴۸ پر فرماتے ہیں: ”پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتے اور شفاعت چاہے یا رسول اللہ استغاث الشفاعۃ الخ“

عقیدہ حیات النبیؐ اور علماء دیوبند

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہانپوریؒ براہین قاطعہ“ صفحہ ۱۹۹ پر فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ انبیاء علیہم السلام کی بابت خوب یاد کر لینا چاہیے کہ وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور عالم غیب میں اور جنت میں جہاں چاہیں باذن تعالیٰ چلتے پھرتے ہیں اور اس عالم میں بھی حکم ہو تو آسکتے ہیں اور صلوة و سلام ملائکہ پہنچاتے ہیں اور اعمال اُمۃ ان پر پیش ہوتے ہیں اور جبروت حق تعالیٰ چاہے دنیا کے حال کشف ہو جاتے ہیں۔ اس میں کوئی مخالفت نہیں مگر یہ کہ ہر جگہ مولود ہیں اور دیگر مجالس ذکر میں ہر روز آتے ہوں یا ہر صورت ندا اور عرض و حالات دُنیا کے ہر روز معلوم کرتے ہوں بدون اعلام حق تعالیٰ کے اس کو تسلیم نہیں کرتے، اور یہ کہ سب اس شایہ کا علم حق تعالیٰ نے ان کو دیا ہے، اسکو بھی قبول نہیں کرتے بلکہ جس قدر علم دیا جاتا ہے اس قدر کو جانتے ہیں اور بس۔“

اس کے علاوہ علماء دیوبند کی مشہور و معروف کتاب ”المہند علی المفسد“

جس کی تصدیق علماء دیوبند نے مستفقہ طور پر کی اور پھر تمام ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے مشائخ علماء نے اس کی تعریف کی اور دیوبندی عقائد کو سراہتے ہوئے تمام دنیا کے علماء نے یہاں تک نکمہ دیا کہ جو آپ کے عقائد میں وہی تمام اہلسنت والجماعت کے اور ہمارے عقائد میں۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۲ پر ہے ہمارے نزدیک اور مشائخ کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیائے سی ہے۔ بلا تکلف ہونے کے اور بہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء اور شہداء کیساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو یہ چنانچہ علامہ سیوطی اپنے رسالہ ”انبیاء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء“ میں بصریح لکھ چکے ہیں۔

حضرات سجادہ نشینان علماء و صوفیاء کے خیالات و فتاویٰ

حضرات! چند پیشہ در مولویوں کے علاوہ ہر مشرک کے نیک نیت علماء و صوفیاء نے اکابرین دیوبند کو ان کی قابل قدر خدمات کی وجہ سے باوجود چند فرعی مسائل میں اختلاف ہونے کے ہمیشہ عزت و احترام کی نظر سے دیکھا ہے جبکہ سلف صالحین کا دستور تھا کہ وہ اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کی عزت کیا کرتے تھے۔

مفتی اعظم گولڑہ شریف کی رائے

① ضلع جھنگ کے ایک صاحب نے سوال کیا، عالم مذکور وضع جھنگ کا ایک پیشہ ور متعصب ملّاں (سید عطاء اللہ شاہ بھناری، سید حسین احمد ملّاں اور سید الزمراہ کشمیری دیوبندی وغیرہ کو کافر قرار دیکر ان کے قتل و فعل و ذات پر لعنت کرتا ہے اور کراتا ہے برابر احباب عوام انکس کو اس فعل پر بیدار کرتا ہے غرض یہ کہ یہ جماعت قابل لعنت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو مفتی اور اس کے ساتھی متبعین کس جرم کے مستحق ہیں؟ (سیدنا و قہرنا)

الجواب

”اشخاص مذکورہ مومن ہیں اور جو شخص مومن کو کافر کہے اور اس پر لعنت کرے وہ کفر و لعنت خود اسی شخص پر ہوگی“

علامہ محمد عقیل عزمہ، مفتی گولڑہ شریف

نوٹ :- اصل تحریر جناب مولوی عبداللہ صاحب امام و مدرس لالہ جولو متقاہ مشن ضلع جنگ
کے پاس موجود ہے۔ احقر ان کے سالانہ جلسہ پر حاضر ہوا تو انہوں نے ذکر فرمایا چنانچہ اس
رسالہ کی تحریر کے وقت یہ فتویٰ بذریعہ ڈاک منگوایا گیا اور پھر مولوی صاحب موصوت کو واپس
کر دیا گیا۔

② حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب قبلہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعین کردہ بھی مفتی غلام محمد
صاحب ایک دوسرے اسی قسم کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں :

” واضح ہو کہ علماء متولٰ غنہم شکر اللہ معہم ان کی نیات مبنیٰ بر خیر متین، اعمیٰ یہ لوگ
نیک نیت تھے اور چند مسائل کی وجہ سے جو ان کی نسبت زبان دراز میں ہیں ہیں اس کے
خداوند کریم نے مغفرت رکھا ہے اور آئندہ بھی اسکی درگاہ سے ان کیلئے خیر خواہ ہیں۔ فقط
(دیکھو رسالہ ”آئینہ مذہب بریلوی“ مطبوعہ برقی پریس جالندھر ۳)

③ ایک تیسرے سوال کے جواب میں جو انجن اہلسنت سانگلہ ضلع شیخوپورہ کی طرف
سے کیا گیا۔ پیر صاحب گولڑوی کے مفتی اعظم فرماتے ہیں : ”یہ لوگ بچے ایمان تھے جو شخص
ان کو کافر کہے وہ خود پورا مؤمن نہیں ہے، ایسے شخص کے پیچھے اقتداء نہ کرنی چاہیئے۔“
غلام محمد گولڑہ شریف

”احقر کو اس فتویٰ سے اتفاق ہے“

منظر قریب سجادہ نشین قبلہ خود

”فقیر کو اس فتویٰ سے پورا اتفاق ہے میں خود مذکورہ بالا حضرات کی اقتداء میں نماز
پڑھنے کو بالکل جائز سمجھتا ہوں۔“ فیضیہ فیض الحسن نقشبندی سجادہ نشین آکھڑا شریف
ناچیز کو فتویٰ مذکورہ سے اتفاق ہے، ناچیز مندرجہ بالا بزرگان کو ایمان متقی
جانتا ہے، ان حضرات کو برا کہنے والا لائق امامت نہیں۔“ سید احمد غفرلہ متوطن ہری پور پٹنہ
(دیکھو اشتہار اظہار حق) مطبوعہ الیکٹرک پریس لاٹھڑا شائع کردہ اہلسنت والجماعت سانگلہ

④ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کے خاص الخاص فیضیافتہ علامہ مولانا غلام محمد صاحب
گولڑوی اپنی شیخ الجامعہ عباسیہ بہاولپور فرماتے ہیں :

”مولانا محمد قاسم ہلوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب کا زمانہ میں نے نہیں پایا
مولانا خلیل احمد و مولانا محمود الحسن صاحب کی ایک دفعہ زیارت کی ہے معاصرت کا اتفاق

نہیں ہوا۔ مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کی ایک دفعہ زیارت اور ایک دفعہ غلطی سے
 اس سے زیادہ ان حضرات کیساتھ کسی مصاحبت کا اتفاق نہیں ہوا اگر میرا اعتقاد ان بزرگوں
 کے مقول یہ ہے کہ یہ سب علماء ربانی اور اولیاء اُمت محمدؐ سے تھے۔ آخر کہ بعض
 مسائل میں ان سے اختلاف بھی ہے مگر اعتقاد یہی ہے اور اعتقاد کے اختیار کرنے کا
 سبب ان کی تصانیف کا مطالعہ اور استفادہ قبول عام ہے بالخصوص مولانا اشرف علی
 صاحب تھانوی کے خدماتِ طریقت پر نظر کر کے شبہ ہوتا ہے کہ شاید وہ اس مدی
 کے مجدد ہیں۔ فقط۔ (۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ آئینہ مذہب، ربیعہ صفر ۲)
 ⑤ مولانا عزیز الرحمن خان صاحب سجادہ نشین دہم تیم خانہ خالیہ حال مقیم سرگودھا حضرت
 مولانا مشتاق احمد انیسٹری جونی چشتی کی رائے سے (جو علماء دیوبند کی تعریف میں ہے)
 اتفاق فرماتے ہوئے کہنے ہیں میں کئی طور پر متفق ہوں بلکہ حضرت والد صاحب
 دیر عبدالحق صاحب کا بھی یہی مسلک تھا۔ فقط۔ (حوالہ مذکور بالا)
 ⑥ مولانا محمد اسماعیل شاہ صاحب سجادہ نشین کرمانوالہ (حال تیم اکاڑہ) فرماتے ہیں
 "غریب آقا بابر دیوبند صاحبان کا تالعا رہے۔ فقط۔ (دیکھو حوالہ مذکور)۔"

چار نوری وجود

حضرت قبلہ عالم میاں خیر محمد صاحب شرقپوری جو اپنے وقت کے صوفی و صافی
 اور کامل بزرگ تھے کی سوانح عمری عزیزینہ معرفت مرتبہ آپ کے خاص انعام میں
 صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری ص ۲۸۲ پر ہے حضرت میاں صاحب نے مجھے
 فرمایا کہ دیوبند میں چار نوری وجود ہیں ان میں سے ایک سید اللہ شاہ صاحب ہیں۔
 ان بزرگانِ دین کی اخلاص میں ڈوبی ہوئی تحریروں کو پڑھ کر حضراتِ علماء
 دیوبند کی خدمات کو وہی شخص ٹھکرا سکتا ہے جس کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی ہو
 یا دل میں ظلمتِ شرک! اللہ تعالیٰ ہم سب کو بزرگانِ دین کے ادب کی توفیق بخشے

⑦

از خدا خرا، بیسم توفیق ادب
 بے ادب محسوس ماند از فضل رب

قوتی

نامہاد جمعیتہ علماء و پاکستان حزب الاحناف بریلوی مسجد وزیر خاں لاہور

① ایک میں مرتدین، منکرین ضروریات دین شامل ہیں اس لئے اہل سنت و جماعت کا ان سے اتفاق اور اتحاد نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ توبہ کریں۔ ایک کے لیڈر کو رہنا سمجھنا یا ان پر امتبار کرنا منافقین و مرتدین کو رہنا بنانا اور ان پر امتبار کرنا ہے۔ جو شرعاً ناجائز ہے۔

② ایک کی حمایت کرنا اس میں چندے دینا اس کا ممبر بننا، اس کی اشاعت کرنا منافقین اور مرتدین کی جماعت کو فروغ دینا ہے اور دین اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔

③ جو شخص اپنے کو سنی کہتا ہو اور پھر (محمد علی) جناح کو اپنا پیشوا ماننے اور قائد اعظم کہے اس شخص پر واجب لازم ہے کہ فوراً توبہ کرے اور سچا دین کا مسلمان بن جائے۔ اگر رافضی کی تعریف حلال اور جناح کو اسکا اہل سمجھ کر کرتا ہے تو وہ مرتد ہو گیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکال گئی۔

(الجوابات السنیہ صفحہ ۳۲)

(فتویٰ جماعت بریلوی بہر حزب الاحناف لاہور)

(۲)

بریلوی ملاؤں کا ایمان

پیش لفظ

برادران اسلام! حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک حق و باطل کی آپس میں کشمکش رہی ہے۔ جب بھی اہل حق نے دنیا کے اندر حق کی آواز کو بلند کیا تو اہل باطل کی جبینوں پر شکنیں پڑ گئیں۔ انہوں نے قطعاً اس بات کو گوارا نہ کیا کہ حق کی دسیا میں آواز نکلے۔ مگر

۱۔ مدعی لاکھ بڑا چاہے تو کیا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو منظرِ خدا ہوتا ہے
باطل نے شیطان قوتوں کیساتھ حق کو پامال کرنے کی پوری کوششیں کیں مگر حق نے اپنی رحمانی قوتوں کے ساتھ باطل کے ایوانوں کو متزلزل کر کے رکھ دیا۔ اے مقابلے کی تاب تو کیا اپنے ہوش و حواس ہی کھو بیٹھا۔

جاء الحق وزهق الباطل

اہل حق نے لباسِ باطل کے اس طرح سے بچنے اُدھڑے کر دئے
اہل کافروں کو نہ ہی مصر کا فرعون پیر نہ لگا سکا، نہ اس رسوائی کے عالم میں بھی وہ اس شیطانیت سے باز نہیں آیا۔ اس نے اپنی تمام قوتوں کو حق پرستوں کے مقابلہ میں مجتمع کر دیا ہے لیکن اتنا ہی یہ اُسے کاجتنا کہ دبا دیں گے کیونکہ

الاسلام یصلو ولا یصلی

حضرات علماء دیرہند نے ہندوستان کے اندر اسلام اور مسلمانوں کے حق و
ترین دشمن انگریز کے خلاف جو جنگ لڑی ہے وہ کسی باشعور اور سنجیدہ انسان پر مخفی

نہیں ہے یہ جنگ انہوں نے ذاتی اقتدار یا ذاتی مفاد کی خاطر نہیں بلکہ صرف اسلام اور مسلمانوں کی عزت کے تحفظ کیلئے لڑی تھی۔ علماء دیوبند کا اسلام کیلئے میدان میں کودنا اہل باطل کیلئے زہر ہلاہل نہایت ہوا۔ اگر انگریز صاف طور پر ان علماء حقانی کی مخالفت پر اترتا تو ہندوستان کا مسلمان اسے کسی قیمت پر بھی گوارہ نہ کرتا چنانچہ اُس نے اپنے نظریہ پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کے تحت چند زیر پرست اور پیشہ ور مفادوں کو سکوں کی جھنڈی کار کلا لے کر علماء حقانی کی تکفیر کیلئے ان کے ایمان کو خریدا چنانچہ اس سلسلہ میں مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور مرزا غلام احمد قادیانی نے علماء حقانی کی خلاف جوڈرامہ کھیلادہ مسلمانوں پر مخفی نہیں ہے۔ ان دونوں حضرات نے انگریز دوستی اور مذہب و ملت سے غداری کے جو ثبوت فراہم کئے اہل بصیرت انہیں کہیں فراموش نہیں کر سکتے اب مذکورہ بالا دونوں حضرات تو اکہمان ہو گئے لیکن اپنی ذریت کو اس مدت کیلئے چھوڑ گئے کہ تم نے علماء حقانی کو بدنام کر کے ہماری روحوں کو تازگی بخشی ہوگی۔

لاٹپور شہر کے اندر انگریز کے لیجنٹ مدت سے اس دُر اسے کو کیل ہے ہے ہیں مگر تم نے اس کی طرف مٹی اور مٹی مفاد کے پیش نظر توجہ نہ کی اب جبکہ پانی سر سے گزرنے لگا اور انگریز کے خود کا شستہ پودوں ہلے اپنے قدیم حق غلامی کو ادا کر کے ایک رسالہ بعنوان ”دیوبندی مولویوں کا ایمان“ گول بارغ لاٹپور سے شائع کر کے علماء حقانی کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کی تو بندہ نے ضروری سمجھا کہ سنی اور سنی مسلمان بھائیوں کو ان نام نہاد محبان رسول کی حقیقت سے آگاہ کروں جو لباس ریوشتی میں ایمان کے لٹری سے ہیں اور محبت رسول کے لباس میں گستاخ رسول ہیں مگر میں چاہوں تو انشاء اللہ العزیز ان حلوہ خمد مجبوں کی ہزاروں گستاخیاں پیش کر سکتا ہوں جو انہوں نے حضرات انبیاء علیہم السلام و دیگر اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی شان میں کی ہیں چونکہ اس وقت طوالت مقصود نہیں اس لئے چند حوالوں پر اکتفاء کر دے گا جن سے ان نام نہاد عاشقان رسول کا پُل کھل جائیگا۔

بدعتی بریلوی ملاؤں کا زلالا درود !

(۱)

اللہم صل وسلم علی محمد و سیدنا و ہادینا و مرشدنا و معبودنا
حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب (فیضان علی پردہ المعروف الزائر تیراؤ شاہ مدظلہ)
حضرات! آپ نے ملاحظہ فرمایا ان بدعتی ملاؤں کا درود! ان سے کہو کہ
اپنے میاں دوس میں اس درود کو پڑھا کریں تاکہ عوام میں ان کی محبت رسول میں عداوت
رسول واضح ہو جائے۔

بریلوی ملاؤں کا امام الانبیاء احمد رضا خان ہے !

(۲)

مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سیدنا صلی اللہ
علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھر گھر پر تشریف لے جاتے ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ
حضور کہاں تشریف لے جاتے ہیں؟ فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔
الحمد للہ یہ جنازہ مبارک ہم نے پڑھایا۔ (المفوظ حصہ دوم ص ۱۲)
میرے سنی بیٹاؤ! دیکھا آپ نے بریلوی ملاؤں کا پیر و مرشد کہتا ہے کہ جنہیں
خداوند عالم نے امام الانبیاء کا خصوصی شرف عطا فرما کر جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
شان اہتیازی عطا فرمائی تھی انہوں نے میری اقتداء میں نماز پڑھی اور میں اسکا مقتداء تھا
یعنی امام الانبیاء کا بھی امام تھا۔

علماء حقانی کو بدنام کرنے والو! تم نے تو محبت رسول کا شعور غوی کر کے دُنیا
کو گمراہ کیا ہوا تھا کیا اسی کا نام محبت ہے کہ چودھویں صدی میں ایک انگریز کا ایجنٹ
جس کی تمام عمر اسلام پر گند اچھالتے گند گئی ہو وہ قوام ہوا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
اس کے مقتدی ہوں۔ شرم شرم۔ حضرت معنوی علیہ الرحمۃ کے مرید کا خواب تو تھیں
مقبول نہیں اور اپنے مولوی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی فراموش ہو گئی۔
۱۔ اُنچھا ہے پاؤں یار کا دلف و راز میں

کیا دیوبندی مولویوں کا ایمان کہتے وقت تھیں اپنے ہوا کی عبارت فراموش ہو گئی تھی؟
ہر ایک بدویانہ اور بے ایمانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

(۳)

بریلوی ملاؤں کا زالاساتی کوثر

سے جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے
جام کوثر کا پلا اس حد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۲۴)

حضرات! آپ نے اندازہ کیا کہ ان ایساں کے لیٹروں کا ظاہر کچھ اور ہے اور
باطن کچھ اور اس شعر کے اندر بلا جھجک اس بات کو بیان کی گئی ہے کہ روزِ عشرہ پہ جب
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو جام کوثر عطا فرماتے ہوں گے تو ہم حضور کو
چھوڑ کر مولوی احمد رضا خاں کے دروازے پر جائیں گے کہ نیک ہمارا سانی کوثر وہی ہوگا۔
بزرگانِ دارالعلوم دہلویہ کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی ذاتِ گرامی سانی کوثر ہوگی اور تمام امتی آپ ہی کے حوض پر حاضر ہوں گے مگر ان
نام نہاد عاشقانِ رسول کو قیامت کے دن بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جاننا اور انہو کو
عبت کے لباس میں گستاخی کرنے والو! کیا یہ شانِ رسالت سے انکار نہیں
ہے! کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ یہ انتہائی درجہ کی گستاخی نہیں ہے! کیا حضور کے
علاوہ تنہا سے ملاؤں کو بھی حوض کوثر عطا کیا گیا ہے؟

سُنی بھائیو! ہمارے ساتھی کوثر تر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ گرامی ہوگی اور
انشاء اللہ العزیز ہمیں آپ کے دستِ فیض سے جام کوثر ملے گا۔ یہ لوگ دُنیا میں بھی
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن رہے اور آخرت میں بھی سرکارِ دو عالم کی دشمنی ان
کے قلوب سے نہ نکلی کیا ایسا عقیدہ رکھنے والے عاشقِ رسول ہو سکتے ہیں! قطعاً نہیں۔

(۴)

بریلوی ملاؤں کے نزدیک مدینہ منورہ میں اقامتِ حرام ہے

”مگر مدینہ طیبہ میں مجاہدِ تہا سے آئمہ کے نزدیک مکروہ ہے کہ عقدِ آداب
نہیں ہو سکے گا“
(احکامِ شریعت ص ۱۰۷ حصہ دوم)

حضرات! دیکھا ان عاشقانِ رسول کا حال کہ دیا رِ محبوب میں اقامت کو کس قدر
ناگوار سمجھتے ہوئے اس پر کراہت کا فتویٰ دیا ہے۔ محبوبِ دو عالم کے شہر میں اقامت

خود کو پسند نہیں کر الزام آئے پر دھریا جن کی محبت کا آخری مرجع مدینہ منورہ تھا جن کے کرام کے پیش نظر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہو کہ :
 من استطاع ان یسود فی المدینۃ فلیس بہا فی الاصلع لیس یسود بہا۔
 ترجمہ ۱۔ یعنی جو مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو اس کو وہاں اگر مرنے چاہیے کیونکہ وہاں
 آکر مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔ (مشکوٰۃ باب حرم المدینہ برائے ترمذی)
 واضح ہو کہ یہاں سکونت مدینہ منورہ کو مطلقاً مکروہ کہا گیا ہے اور فقہاء حنفیہ کے نزدیک
 جب لفظ مکروہ معاملات میں مطلقاً مستعمل ہو تو اس سے مکروہ تحریمی ہوتی ہے گویا کلاس
 مجدد کے نزدیک مدینہ منورہ میں رہنا حُرمت پر مبنی ہوگا۔

بریلوی ملاؤں کا مدینہ منورہ

(۵)

سہ مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی
 ادھر حنائیں تو اچھلتے ادھر جانیں تو اچھلتے

(روز الصوفیہ بابت ماہ ستمبر ۱۳۷۲ء ص ۹)

سُنی بھائیو! آپ نے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں اور مدینہ منورہ کے
 دشمنوں کے اس فاسد عقیدہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے لئے رسول خدا (فداہ امی و ابی)
 صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ اور پیر جماعت علی شاہ کا علی پور ایک برابر ہے۔ وہ گستاخان
 مُصلحین کے دامنِ جھپٹ کر کہہ رہے ہیں کہ جب مدینہ منورہ کا مقابلہ علی پور بھی کرتے ہیں تو بریلوی فریست
 میں اعلان کر دو کہ اس قدر سرمایہ خرچ کرنے کے بعد ہمیں عرب جانے کی ضرورت نہیں۔
 تمہارے لئے بھی مرزا ٹیوں کی طرح علی پور مدینہ بن گیا ہے۔ کیوں یہ اعلان نہیں کرتے؟
 تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر ہم نے یہ اعلان کر دیا تو سمجھو لے بجائے عوام تو ہمارے
 دام میں الجھ کر ہماری دکان کے گاہک بنے ہوئے ہیں وہ ہم سے مستغفر ہو جائیں گے
 اور ہماری محبت رسول کے نام پر گئی گئی دکانداری ختم ہو کر رہ جائے گی۔ نف

(۶)

امام الانسبیاء صلی اللہ علیہ وسلم علوم شرعیہ میں ناقص ہیں!

سہ دل کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں وہ تیری وعظ کی مثل ہے یا غرث

(عذائیں بخشش ص ۹ حصہ دوم)

مسلمانوں! قاعدہ یہ ہے کہ کم علم والے زیادہ علم والوں کا وعظ و نصیحت کرتے ہیں محتاج ہدایت طالب علم علماء کے مواعظ میں جایا کرتے ہیں۔ ان بدعتی ملاؤں نے اس کے عکس کر دیا۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے شاگرد بنا دیا۔ کیا جلد انبیاء کرام و خصوصیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں کوئی کمی ہے جس کو پر کرانے کے لئے حضرت غوث پاک کی مجلس میں تشریف لیجا یا کرتے ہیں۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم و جلد انبیاء و علیہم السلام کی موجودگی میں حضرت شیخ عبدالقادر انہیں شریعت کے اصول سمجھایا کرتے ہیں جبکہ خلافت کے تمام علوم شرعیہ کا مرکز و منبع حضور کی ہی ذات گرامی ہو۔ کیا تمہارے پاس ان گستاخیوں کے جوابات ہیں، کیا ان گستاخیوں کے باوجود تم عقائد اہلسنت کے حامل رہو گے؟ کیا تمہارے نزدیک انبیاء اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک امتی کے شاگرد ہیں؟ شرم شرم۔ کیا تمہارے اور مرزا یوں کے عقائد میں کوئی فرق ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

④ بریلوی ملاؤں کے نزدیک حضور شافع محشر نہیں!

سے خون محشر اور الوب رضوی تھے

آپ لیں گے بچا احمد رضا

(گلشن رضوی ص ۲ شائع کردہ کتب خانہ غوثیہ رضویہ کوہاٹ لاہور)

اسی قسم کے اشعار مدائح اعلیٰ حضرت میں بھی موجود ہیں جو بریلوی حضرات کی ایک معروف

کتاب ہے۔

سے متائے حشر میں اگر مہر کی پیش ہم کو

چھپالے ہم کو تو تیرے واسطے سلام علیک

حشر میں ہو جب قیامت کی پیش

اپنے دامن میں چھپا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت بحوالہ تھمتین مذاہب شائع کردہ مکتبہ فیض باغ لاہور)

حضرات! ان اشعار سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ حشر کے روز

جب تمام انبیاء بھی گر گئے کو شفاعت کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خدمت میں

بھیجیں گے تو یہ ملان اس وقت بھی اپنے پیرو مرشد احمد رضا خاں کی تلاش کرتے پھریں گے۔
 پرجا ہے جس سے دشمن ہو اس کے پاس کون جاتا ہے۔

ہم تو انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شافعِ محشر تسلیم کرتے ہیں۔

حضور کے گستاخو! جب ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں ہے تو
 مسلمانوں کو دھوکہ دیکر ان کے ایمان پر ظلم نہ کرو۔ اپنے نام مہنا دینے والے شیخ الحدیثوں سے کہو کہ
 حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلاف زہر لگاتے وقت اپنے گھر کی خبر بھی لے لیا کریں
 کہ کہیں ہمارے گھر کے اندر گستاخانِ رسولؐ تو نہیں بستے!

⑤ بدعتی ملاؤں کی تحشدا اور رسولؐ سے بغاوت

سے نکیرین آکے مرقد میں جو پڑھیں گے تو کس کسبے؟

آدب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا کا

(مدارج اعلیٰ حضرت ص ۴۴)

حضورؐ کے ہاتھ! اگر قبر میں تمہارا خدا اور رسول احمد رضا خاں ہوگا تو دنیا کے ایمان
 کو جھوٹے دعووں سے برباد نہ کرو۔ سنی سمجھاؤ: ان ایمان کے لیڈر ملک کا اندازہ کر لو کہ
 کس طرح سادہ مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دھوکا دیا جا رہا ہے۔ کیا مذکورہ بالا
 شعر میں حضورؐ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اسرار میں کرتے ہوئے اغیار کے
 سایہ کی پناہ نہیں لی۔ العیاذ باللہ۔ حالانکہ نکیرین قبر میں نہایت سختی کیساتھ سوال کریں گے
 پہلا سوال مَنْ دَتَلَفَ دوسرا سوال تَمَادِيْنُكَ تیسرا سوال تَمَا كُنْتُ فَكُوْلُ فُفْ

هَذَا الرَّجُلِ۔ ان کے ہارے میں تو کیا کہتا ہے؟ مُردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا
 جواب دینگا دینی اللہ میرا رب اللہ ہے۔ اور دوسرے کا جواب دینگا دینی الاسلام
 میرا دین اسلام ہے اور تیسرے کا جواب دینگا ہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ اول ص ۲۱)

کیا پہلا سوال جو شعر میں واقع ہے وہ ان مولوی صاحبِ دجوان کے ہی ہم مذہب ہیں
 کی تصنیف کے مطابق ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو یہ تضاد بیان کیوں اور حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سے بغاوت کیوں؟

⑨ حرام مال سے عرس کرنا جائز ہے

”مسجد مدرسہ وغیرہ میں بعینہ روپیہ نہیں لگایا جاتا بلکہ اس سے اشیاء خریدتے ہیں۔ خریداری میں اگر یہ نہ ہوا ہو کہ حرام دکھا کر کہا اس کے بدلے فلاں چیز دے“ اس نے دی“ اس نے قیمت میں زیر حرام دیا۔ تو چیزیں ٹھہریں، وہ نجیست نہیں ہوتی اس صورت میں فاتحہ و عرس کا کھانا جائز ہوگا۔ (احکام شریعت ص ۵۹)

حضرات: اس عبارت میں صاف طور پر اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ اگر زیر حرام کے بدلہ میں اشیاء خریدی جائیں مگر اس زیر حرام کو جیب میں رکھیں تو وہ اشیاء اس صورت میں ناپاک نہیں ہوں گی۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ دوسرے دیکر حرام کھانا اور کھانا جائز ہوگا۔ بلکہ اس زیر حرام سے میلاد و عرس و نذر و نیاز وغیرہ کا دینا جائز ہوگا۔

حضرات: آپ نے ان حلیوں کے پیروں و مرشد کے فتوے کو ملاحظہ فرمایا۔ بیچاروں سے مارے حرم کے حرام و حلال میں بھی تمیز نہ ہو سکی بلکہ میلادوں اور عرس کے نام پر حرام کھانے کی کھلی چھٹی و دیدی کہ حرام کھاؤ اور عوام الناس میں فساد کراؤ اور محبت رعل کا لباس پہن کر دنیا کے ایمان کو برباد کرو۔ پرچہ کل شیشی میں جج الفی اصل ہے۔

⑩ مولوی احمد رضا کے بقول بدعتی ملاؤں کے پیچھے نماز جائز نہیں

”مؤدخو یا ناچ دیکھنے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے (احکام شریعت ص ۷)“
حضرات: مذکورہ بالا حوالہ نمبر ۹ میں تو اس بات کو بیان کیا گیا تھا کہ زیر حرام کی خریدی ہوئی اشیاء کا کھانا اور زیر حرام سے داگر چکی حید سے ہوا میلاد کرنا جائز ہے مگر اس حوالہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ سود خور کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ کیا اس حوالہ اور مذکورہ حرام میں فرق آپ لوگوں کو آسمان کا فرشتہ بتا گئی تھا یا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح ان مولوی صاحب کو بھی متقاعداتیں کہنے کی بیماری ہے۔ جو لوگ عرس وغیرہ میں سود کی کٹائی پر وعظ کہتے ہیں اور نعمتیں پڑھتے ہیں (جیسے بدعتی بریلوی ملن) ان کے مجدد کے نزدیک ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

۱۱) بدعتی ملاؤں کے نزدیک احمد رضا کا مقام سرکردہ عالم کے برابر ہے

سہ تیری تعظیم ہے سرکارِ عرب کی تعظیم
تو ہے اللہ کا، اللہ تبار

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۴)

رسول اللہ کے دشمن! مولانا اسماعیل شہید و مولانا اشرف علی تھانویؒ پر الزام لگاتے وقت تمہیں اپنے گھر کی خبر نہیں تھی۔ پچھتے ہیں ان بزرگوں کی پیدائش پر گری۔ اب تمہارے جوش بھی قائم نہیں رہے۔ پہلے تو اولیاء اللہ کی دشمنی تک محدود تھی، مگر اب اور ترقی کی توانیاں علیہم الصلوٰۃ والسلام تک زبان درازی سے اعراض نہ کیا۔

جب تمہارے نزدیک حضور صلی علیہ وسلم کا مقام اور عظمت تمہارے پیرو مشد مولوی احمد رضا خاں سے زیادہ نہیں ہے بلکہ العیاذ باللہ سہ تیری تعظیم ہے سرکارِ عرب کی تعظیم تو اپنے میلادوں میں اس عقیدہ کی اشاعت کیوں نہیں کرتے۔

سُنّی مسلمان! ہمارے اکابر کا عقیدہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام نہ کس ملی اور نہ ہی قطب و ابدال اور نہ ہی انبیاء و صالحین اور نہ ہی ملائکہ مقربین کو حاصل تھا ساری کائنات میں سے اشرف و اعلیٰ آپ کی ہی ذات ہے، آپ کی عظمت کسی کو حاصل نہیں۔ مگر ان نام نہاد عاشقانِ رسولؐ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مجدد و بدعاتِ مائتہ حاضرہ ایک برابر ہیں۔ شرم، شرم، شرم۔

۱۲) سند المفسرین حضرت مولانا شاہ اسحقؒ کے نزدیک بریلویؒ ملّاں مشرک ہیں

”اللہ جلّ شانہ حضورِ ازل صلی علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ تم سب کو اپنا بندہ کر اور ان سے یوں ارشاد فرماؤ کہ اے میرے گنہگار بندو! میرے رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو“

(الاستاذ ص ۵۵)

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اے خداوندِ عرب کہہ کر برا کر کے ہو“

ملفوظات حقہ اولیٰ ص ۳۳

حضرات! یہ مذکورہ بالا عبارتیں مجدد و بدعاتِ مائتہ حاضرہ مولوی احمد رضا خاں کی ہیں

جو بدعتی حضرات کے مجدد وقت ہیں۔ اب ہم نے یہ دیکھا ہے کہ آیا مجدد صاحب کی عبادتیں حضرات سلف صالحین کے تقید سے کیا سوتی جلتی ہیں یا ان سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرات سلف صالحین سے تو ان لوگوں کو قرآن مقدس کی آیات سے بھی بغاوت کرنے کی جرأت ہو چکی ہے چنانچہ مذکورہ عبارتیں قرآن مقدس اور حضرت شاہ اسحاقؒ کے ایک قول پر جانچی جاگیں جن سے ناظرین کرام حق و باطل میں امتیاز کر سکیں گے حضرت شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں اس طرح مطلق فرماتے ہیں:

”وازاں جلد از کسانیکہ در نام نہادوں خود را بندہ فلاں و عبد فلاں میگویند و این شرک در تسمیہ است۔“ ترجمہ۔ اور اسی میں سے وہ لوگ ہیں جو کہ ہم رکھتے ہیں اپنے آپ کو فلاں کا بندہ اور فلاں کا عبد کہتے ہیں مثلاً عبد اللہ، عبد العباس وغیرہ شرکیہ نام ہیں یہ شرک فی التسمیہ ہے۔ (امداد المسائل ترجمہ ہائے مسائل ص ۱۸)

حضرات حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی عبارت مذکورہ بالا عبارتوں کے بالکل خلاف ہے اور ایسا فعل یا عمل کرنے والوں پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ انہی کی زبانی اب قرطری میں مشرک ٹھہرے۔ یہ کوئی دیر بند سیکنے والا نہیں ہے نیز اس آیت کریمہ

مَا كَانُوا لِبَشَرٍ اَنْ يَقُولَ اِنَّهُمْ اِلٰهٌ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَتَكُنْ اَكْثَرُ السَّاجِدِينَ

ترجمہ۔ کس بشر سے یہ بات نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ نے تو اس کے کتاب اور دین کی فہم اور عزت عطا فرمادیں، پھر وہ لوگوں سے کہنے لگیں کہ میرے بندے ہیں جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی تعبد کو چھوڑ کر ہمیں وہ کہنے لگا کہ تم اللہ واسے بن جاؤ یا (سورۃ آل عمران) کے مرتبہ مخالف ہے۔ اس لوگوں کو اولیاء اللہ اور قرآن سے کوئی نسبت ہو سکتی ہے؟ نہیں ہو گز نہیں۔

۱۳) بدعتی ملاؤں کے نزدیک حُفّہ کے پانی سے وضو جائز ہے

”حُفّہ کا پانی قطعاً پاک ہے اس سے بھی وضو کرے تو ہو جائے گا۔“
(فتویٰ رضویہ ص ۲۲۲ کتاب الطہارت و احکام شریعت ص ۱۸۸)

مثل مشہور ہے کہ ہمیں روح دیے فرشتے جس طرح کہ جنس عتیدہ رکھنے والا ملاں تھا
اسی طرح کا ہائی جنس میسر ہو گیا۔ دراصل حد کے پانی کو پاک کہنے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مولوی
احمد رضا خاں (بانی مذہب بریلویہ) بھی اس کے بعد مشتاق تھے۔

بدعتی ملاؤں کے نزدیک کرشن کنہیا کافر بھی حاضر ناظر ہے۔ کرشن کنہیا کا فرقہ
اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا۔ (ملفوظات ص ۱۱ حصہ اول)

حضرات آپ نے دیکھ لیا کہ محمد بدعات نامہ حاضرہ کے نزدیک کافر کو بھی علم
الغیب و حاضر و ناظر مان لیا گیا۔ مجاہد جب اس صفت میں کافر و مومن شریک ہو سکتے ہیں
تو پھر اس کو کمال کہنا چر معنی وارو۔

میرے سنی مسلمان بھائیو! الحمد للہ اختصار کے طور پر بدعتی ملاؤں کی کتب سے
بندہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کا رد و خدا رسول اور دین منورہ تمام اہل بیت محمد سے جدا گانہ
ہے۔ دراصل یہ لباس درویشی میں ایمان کے ٹیسرے ہیں۔ سیدھے سادھے مسلمانوں کو اپنے
پیغمبر استہلا میں لا کر انہیں مذہب سے دور کر رہے ہیں اور انہیں علماء حقانی کے خلاف
جھوٹی باتیں بنا کر متغیر کرنے کی ناکام کوشش میں مصروف ہیں مگر ایک نظر صحابہ و اہل ان کے
فلسط پر دہیکٹ سے لار کذب بیانی و حیران کشیدہ ہے) سے ہرگز متاثر نہیں ہو سکتے۔ مجھے
امید ہے کہ آپ کو اس رسالہ کے پڑھنے کے بعد معلوم ہو جائیگا کہ جن کی ابتدا دیر ہو ان
کی انتہا کیا ہوگی۔ پروردگار عالم ہمیں ان عقائد فاسدہ سے محفوظ فرمائے اور قرآن وحدیث
کی روشنی میں زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ملنے کے پتے

انجمن خدام الاسلام ۲۸۵ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور

ٹرانس اکٹڈ می ۴۰/۱۲ اردو بازار لاہور

مکتبہ رشیدیہ — غلامنڈی — ساہیوال

معیاری خوبصورت اور مستند کتابیں

- | | | |
|----|---------------------------------|---------------------------|
| ۱ | نماز سمیٹ | شیخ محمد ایاس فیضی |
| ۲ | ترتیب نزول قرآن | پروفیسر مسند اجل خاں |
| ۳ | محاسن موضح قرآن | مولانا انایق حسین قاسمی |
| ۴ | بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ | |
| ۵ | امام ابن تیمیہ | ڈاکٹر محمد یوسف کوکن عمری |
| ۶ | طب رحمانی | مولانا نور شہید عالم |
| ۷ | ملفوظات طبیات | شیخ التفسیر حضرت لاہوری |
| ۸ | علمائے حق گوئی | مفتی انتظام الدین شاہی |
| ۹ | مودودیت سے ناراضگی کے اسباب | حضرت لاہوری |
| ۱۰ | شفاء القلوب | قاری عبد المجید |
| ۱۱ | اربعین | مولانا عبدالرزاق فاروقی |
| ۱۲ | حیات النبی | میاں محمد سعید |
| ۱۳ | مسائل زکوٰۃ | |
| ۱۴ | مسائل تجنیز و تکفین | |
| ۱۵ | نطبائے | حضرت لاہوری |
| ۱۶ | حضرت ابوہریرہ | قاری محمد اسلم قاسمی |
| ۱۷ | حضرت ابوسفیان | مولانا محمد نافع |
| ۱۸ | حدیث الثقلین | |

ملنے کا پتہ :
پوسٹ بکس ۷۶۶ لاہور
سٹی پبلی کیشنز الوہاب پبلی کیشنز لاہور

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

بدعت اور شرک

قرآن وحدیث اور بزرگان دین کی نظر میں

نتیجہ فکر

مفت مولانا کفیل الرحمن نشاۃ (فاضل دیوبند)
پیش کش

جامعہ حنفیہ قادریہ ۲۸۵ جی ٹی روڈ لاہور ۹
باغ بپورہ

جامعہ حنفیہ قادریہ ملحقہ جامع مسجد من اہلسنت والجماعت

۲۸۵۔ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور ۹

جامعہ اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جس میں درس نظامی کے ساتھ چھٹی تا میٹرک تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ علوم دینیہ سے فارغ ہونے والا طالب علم علوم جدیدہ سے بھی بہرہ ور ہو کر ملک و ملت کی خدمت احسن طریقہ سے کر سکے جامعہ میں حفظ و ناظرہ کا بھی مکمل انتظام ہے ۲۵ کے قریب بیرونی طلباء بھی زیر تعلیم ہیں جن کی جملہ ضروریات کا جامعہ کفیل ہے، نیز مسافر طلباء کو نقد مائمانہ و نفیضہ بھی دیا جاتا ہے۔ داخلہ کے لیے کم از کم ۱۲، ۱۳ سال عمراؤ حافظِ سترآن ہونا شرط ہے۔

جامعہ کی انک عمارت کے لیے جی ٹی روڈ مناواں پتھانہ کے پاس چوک یادگار شہیداں میں تقریباً ایک کنال جگہ خرید لی گئی ہے۔ جس کی تعمیر میں اہل ثروت حصہ لیکر عند اللہ ماجر و عند ان مسکون رہیں

الداعی : جامعہ حنفیہ قادریہ ۲۸۵۔ جی ٹی روڈ باغبانپورہ، لاہور ۹

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اَلَّذِينَ هُمْ يَرْزُقُوكُمْ وَلَٰكِنْ كَفَرْتُمْ فَاَنْتُمْ كَاٰفِرُونَ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ

کہ اس رسالہ کی اشاعت سے دیوبندی اور بریلوی کا بھگڑنا ختم ہو گیا
 کیونکہ جن عقائد خبیثہ و کفریہ سے علماء دیوبند کو متہم کیا جاتا تھا ان کی
 تردید انہی ہی زبان و قلم سے معلوم کر لینے کے بعد کسی دیا تدار صاحب ایسا
 کو انکار و اصرار کی طرف کھینچنا باقی نہیں رہتی اسی لئے اس رسالہ کا نام

کفر و ایمان کی کسوٹی

رکھا گیا ہے تاکہ غلط اور ضعیفی میں امتیاز ہو سکے جو لوگ
 اب بھی اپنی ہٹ پر قائم رہیں گے اور کافر کافر کی رٹ
 لگائیں گے وہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت عالیہ کے
 فیصلہ کے مطابق خود اپنے ایمانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے
 اَحْيَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَمِيعِ الْمُسْلِمِيْنَ

شائع کردہ

جامعہ حنفیہ قادریہ ۲۸۵ جی ٹی روڈ،

باغیانپورہ لاہور نمبر ۹